خیال رہے
موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۰۳
مرتبہ
نوید ظفر کیانی

بسم الله الرحمن الرحيم

فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''منفرد ردیف رنگ'' مشاعرے کے تحت
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۳۰۳ بتاریخ ۶ رفروری ۲۰۲۲ء پر مشتمل برقی کتاب

خیال رہے

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۰۳

گروپ منتظمین:
ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر

مرتبہ:
نوید ظفر کیانی

mudeer.ai.new@gmail.com

https://archive.org/details/@nzkiani
https://www.facebook.com/groups/173610905663461 6/

فہرست

پیش رس

خیال کا سفر شعور سے لاشعور تک آگہی کا سفر ہے ۔ انسان جذبات و احساسات کی لا محدود کائنات میں خیال کا مسافر ہے ۔ یہ ان دیکھی دنیا کہے اور ان کہے حقائق کا ادراک ہے ۔

موج غزل جذبات و احساسات کے دھارے کو شعری سانچے میں ڈھالنے کا فریضہ بہ حسن و خوبی سرانجام دیے نمو پزیر ہے ۔ منفرد قوافی سے مملو منفرد ردیف رنگ نئی اور تازہ زمینوں میں خیال کے نخل نو کی آبیاری ہے ۔ موج غزل کا ۳۰۳ واں منفرد ردیف رنگ پیش خدمت ہے ۔ برقی شکل میں یہ کاوش محترم نو ید ظفر کیانی اور رو بینہ شاہین بینا صاحبہ کی محنت کا ثمر ہے ۔ تمام اہل موج غزل کو ہدیہ ء تبریک پیش کرتا ہوں اور تمام منتظمین اور معاونین کا بہت شکر گزار ہوں ۔ دعا ہے کہ موج غزل کا ادبی سفر کامیابی سے جاری و ساری رہے ۔ اللہ سب احبابِ موجِ غزل کو شاد باد اور بامراد رکھے ۔ آمین ۔

ہاشم علی خان ہمدم
منتظم موج غزل ادبی فورم

ایم طارق راہیؔ چنیوٹی

دُکھاؤ دِل نہ کسی کا یہاں خیال رہے
خیال ایسا ہو سب کا میاں خیال رہے

جو راستے ہیں محبت کے خوبصورت ہیں
قدم قدم پہ مگر امتحاں خیال رہے

یہ عہدِ فتنہ گری کی مثال ہے کوئی
اے میری قوم کے پیر و جواں خیال رہے

کسی کی آنکھ میں ٹھہرے ہوئے ہیں خواب بہت
کسی کے دل میں ہے سوزِ نہاں خیال رہے

دیارِ عشق میں لازم ہوا ہے صبر و رضا
نہیں ہے عشق میں سود و زیاں خیال رہے

وہ خاک کرب و بلا بے مثال ہے لوگو
وفا کا نقشِ قدم ہے وہاں خیال رہے

سنا ہے راہیؔ زمانے میں نامور تھے لوگ
مٹائے صدیوں نے نام و نشاں خیال رہے

ایم طارق راہیؔ چنیوٹی

شعر سا بال، خیال رہے
حسب حال، خیال رہے

چھیڑا اکثر دیپک راگ
سر کی تال، خیال رہے

غم کی مالا جپتا ہوں
مالا مال، خیال رہے

اپنی دنیا اپنا درد
اپنی ڈھال، خیال رہے

ساتھی میرے جیون کے
ماہ و سال، خیال رہے

تنہائی میں ہر منظر
خود امثال، خیال رہے

راہیؔ لکھے جاتے ہیں
سب اعمال خیال رہے

جیاؔ قریشی

نہ کہکشاں، نہ ستارہ نشیں خیال رہے
میں خاک زاد ہوں بس، اے زمیں خیال رہے!

میں تیرے ساتھ سفر کر رہی ہوں، پر ساتھی!!
بہت ملول، بہت ہوں حزیں، خیال رہے

ہے داغ داغ ہمارا جگر خبر رکھو
ہے خاک خاک ہماری جبیں خیال رہے

ہمارا خواب وہی ریشمی سنہرا خواب
کہیں رکھا ہے ترے ہی قریں، خیال رہے

سدا رہے گا یونہی قائم اور پختہ تر
خدا کی ذات پہ میرا یقیں خیال رہے

یہ تیرا ہجر بھی اچھا ہے صاحب لیکن!
ترا وصال بہت ہے حسیں خیال رہے

یہ دل جیاؔ کا بہت نرم اور نازک ہے
یہ پھول سا ہے ملنا نہیں خیال رہے

دلشاد نسیم

تمہاری دید ہے دل کا سکوں خیال رہے
تمہاری دید ہے میرا جنوں خیال رہے

مری خموشی کو چاہت ہی جاننا ہم دم
تمہارے ہونے سے ہے یہ فسوں خیال رہے

قلم میں ہاتھ میں لے کر تو بیٹھی ہوں کب سے
یہ کہہ رہا ہے مرا دل، لکھوں، خیال رہے

ندی کے دونوں کناروں کے جیسا عشق ہے یہ
مگر میں ساتھ تمہارے چلوں خیال رہے

تو اس طرح سے سجا مجھ کو آئینے میرے
کہ ان کے ساتھ میں اچھی لگوں خیال رہے

تری کہی کو یہ دل میرا سن رہا ہے اور
جو تُو کہے نہ وہ بھی میں سنوں خیال رہے

نہیں بہے گا مری آنکھ سے کوئی آنسو
یہ درد دل کا ہے میرے دروں خیال رہے

مجھے دیا نہ سمجھنا نہ طاق پر رکھنا
لگی میں اپنی ہی شب بھر جلوں خیال رہے

ذرا سا ہٹ کے چلو پاک ہے زمیں لوگو
جہاں پہ سر ہے یہ میرا نگوں خیال رہے

دلشاد نسیم

خیال

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

دودھیا ہو رہا ہے منظر یہ
ہاتھ میں چائے کی پیالی ہے
درمیاں بھاپ کی حسین لپک
ساتھ تم اور شام سردی کی

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

ایک چادر کو آدھا آدھا لیں
تھوڑا تھوڑا قریب ہو جائیں
میری آنکھوں پہ تیری پلکیں ہوں
عطر و عنبر صنوبری لمحے

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

بارشوں کی ہو رم جھم آہٹ
میرے شانے سے شال ڈھلکی ہو
تیری بانہوں کا چھاتا ہو جائے
بھیگ جائے جو سارا منظر ہی

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

سبز وادی کی دلکشی میں ہم
بات سرگوشیوں میں کرتے ہوں
دیکھتے ہوں نہ ایک دوجے کو
تیرے کاندھے پہ میرا آنچل ہو

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

الجھی الجھی ہو کان کی بالی
کسی کالر سے لپٹی لپٹی ہو
شرگیں روپ چھائے جاتا ہو
ہو شرارت کسی کی آنکھوں میں

کتنا دلکش خیال بنتا ہے

رزاق تحسینؔ

تمہارے بعد جو اٹھے قدم خیال رہے
وہی ہے نقشِ قدم اب صنم خیال رہے

یہ الفتوں کے دوانے ہیں بوجھ اٹھاتے ہیں
برے بھلے ہیں نہیں ہے ستم خیال رہے

کسی کی آنکھ کا پرنور یہ نظارہ ہے
اسے پڑھو گے نا! دھیرے صنم خیال رہے

رُتوں میں ہوگئی رخصت تمہاری الفت یہ
خزاں کے ہاتھ میں کیا بھرم خیال رہے

بُھلا بُھلا کے اسے یاد میں بلایا ہے
کسی خیال میں تیری قسم خیال رہے

امنگ تیری مری الجھنوں سے سستی ہے
بسنت ہے کوئی دستِ قلم خیال رہے

تماشا بن گیا تحسینؔ تری نگاہوں کا
حیا کو دل سے دیا پھر جنم خیال رہے

روبینہ شاہین بیناؔ

اِس قدر نہ گھسل، خیال رہے
ہو کے محتاط چل، خیال رہے

جن کو چوہے ڈراتے پھرتے ہیں
بن رہے ہیں مغل، خیال رہے

پانی نل سے نہ آئے تو کا ہے
اِس سے سنئے "وسل"، خیال رہے

ہاتھ اُٹھا لیں گے حضرتِ لقمان
عشق کا ہے خلل، خیال رہے

پھر بھی دے گا اڑنگیاں تجھ کو
وہ اغل نہ بغل، خیال رہے

پینگی پینگی نہ مارنا ہرگز
بات کرنا اٹل، خیال رہے

طالبِ داد تجھ سے ہے بیناؔ
لکھ رہی ہے غزل، خیال رہے

سالکؔ جونپوری

سرمئی شام ہے خیال رہے
آپ کے نام ہے خیال رہے

گھونٹ کڑوا جو ہے تمنّا کا
یہ بھی اک جام ہے خیال رہے

روز ملتے نہیں یہ سوچ کے لوگ
ان کو آرام ہے خیال رہے

کر تو لیں شوق سے مگر سن لیں
عشق بدنام ہے خیال رہے

میں بگاڑوں گا کیا کسی کا بھلا
مجھ پہ الزام ہے خیال رہے

ہو جو ملنا تو فاصلوں سے ملیں
ایک پیغام ہے خیال رہے

دل بہلتا نہیں ہے سالکؔ اب
اور بھی کام ہے خیال رہے

سفیرؔ عابد

ہمیں جو اِتنا ستاتے ہو کچھ خیال رہے
جو رو ئیں آنکھ دکھاتے ہو کچھ خیال رہے

فقط ہمارے لئے ہیں تمھارے اندیشے
رقیب پاس بٹھاتے ہو کچھ خیال رہے

ہمارے ساتھ تمھاری بھی جان جائے گی
بھنور میں ناؤ کو لاتے ہو کچھ خیال رہے

کرو نہ غیر کو مشکوک اپنی جانب سے
نگاہ ہم سے چراتے ہو کچھ خیال رہے

ہمارے شکوے کئے جا رہے ہو اعدا سے
کہ خس کو آگ دکھاتے ہو کچھ خیال رہے

تمھاری خلوتوں کے راز ہیں عیاں ہم پر
یہ کیسے ٹسوے بہاتے ہو کچھ خیال رہے

سب اہلِ بزم تجسس میں ہیں سفیرؔ بہت
کہ ہاتھ کس کا دباتے ہو کچھ خیال رہے

سیدہ منور جہاں منور

اٹھاؤ جب بھی تم اپنی نظر خیال رہے
تمہارا میرے ہی دل میں ہے گھر خیال رہے

نہیں ہے کوئی خدا لاشریک رب کے سوا
اسی کے در پہ جھکانا ہے سر خیال رہے

اسی نے بخشی ہے اسلام کو حیات نئی
لٹایا جس نے ہے کربل میں گھر خیال رہے

یہ راستہ تمہیں گمراہ کرنے والا ہے
کبھی نہ بھول کے آنا ادھر خیال رہے

نہ بھول کر کبھی ہیرے کو منہ لگا لینا
یہ کاٹ دیگا تمہارا جگر خیال رہے

یہاں وہاں نہ بھٹکنا سخن کی چاہت میں
کریں گے کام یہ اہل ہنر خیال رہے

کسی کے دل کو منور جو چوٹ پہنچائے
نہ کہنا شعر تم ایسا اگر خیال رہے

شاہین فصیح ربانی

پھسلنے دینا نہ ہرگز زباں، خیال رہے
معاف کرتا نہیں ہے جہاں، خیال رہے

لحاظ کچھ نہیں کرتے حسیں، خیال رہے
یہاں وہاں نہ جھکانا جبیں، خیال رہے

حقیقتوں سے گریز اور مجاز سے رغبت
یہ زندگی کا قرینہ نہیں، خیال رہے

صوفیہ حامد خان

کسی کا دل نہ دُکھانا کبھی، خیال رہے
نہ دل کو توڑ کے جانا کبھی، خیال رہے

تمھارے پیار میں ہم، جاں پہ ہی کھیل گئے
مزاج پرسی کو آنا کبھی، خیال رہے

تھی کیا خلیج محبت کے درمیاں حائل
کسی کو کچھ نہ بتانا کبھی، خیال رہے

وفا کے دیپ جلاؤ، بصد خلوص ایسے
بجھا نہ پائے زمانہ کبھی، خیال رہے

کہاں ہیں واقف آداب عشق اب کہ ہمیں
یہ رمزِ عشق سکھانا کبھی، خیال رہے

عبدالغنی ماہرؔ

تو خاک سے ہی بنا آدمی خیال رہے
کہ روح جسم میں رب نے بھری خیال رہے
لگاؤ ٹھیس نہ اسکو کبھی خیال رہے
ہے شیشے جیسا مرا دل ابھی خیال رہے
زمانے میں ہوئے رسوائی، جان بھی جائے
نہیں ہے عشق کوئی دل لگی خیال رہے
نظر سے جام پلا کر اڑا دو ہوش، مگر
ہوئے نہ آنکھوں میں کم بیخودی خیال رہے
جو روٹھ جاؤ اگر تم، مناؤں گیتوں سے
ہے میرے ساتھ مری بانسری خیال رہے
نہ پیش آؤ برائی سے کوئی انساں کو
خدا کے بندے سبھی آدمی خیال رہے
نہ مستقل یہ ٹھکانہ، نہ کوئی منزل بھی
جہان فانی، خوشی عارضی خیال رہے
ملو گے یار سے جب بھی تو پیار سے ہی ملو
ہو نرم لہجہ زباں چاشنی خیال رہے
ادا ہے، ناز ہے، انداز خوب ہے ماہرؔ
کمال یار ہوا، شاعری خیال رہے

مسعودہ ریاض

جھکائے گی تمہیں دنیا مگر خیال رہے
کہیں نہ بے وجہ جھک جائے سر خیال رہے

خدا کے حکم پہ چلنا ہے شان مومن کی
نہ زندگی میں ہو یہ پل دگر خیال رہے

نہ منفی سوچ کو غالب کبھی ہونے دینا
تخیلات ہوں سب پُر اثر خیال رہے

ہواؤ! سمت کو اپنی تلاشتے کیوں ہو
چلو اُدھر ہی، ہے دلبر جدھر خیال رہے

نادیہ سحؔر

مت اِتنے ربط بڑھانا ذرا خیال رہے
بدل گیا ہے زمانہ ذرا خیال رہے

تمھیں تھا اتنا بتانا ذرا خیال رہے
ہے دنیا آئینہ خانہ ذرا خیال رہے

بدل گئی ہے ہر اک آدمی کی سوچ یہاں
بدل گیا ہے فسانہ ذرا خیال رہے

پلٹ کے آنا یہیں پر یہی مناسب ہے
یہیں ہے تیرا ٹھکانہ ذرا خیال رہے

کٹھن ہے راہِ محبت ہماری بات سنو
پڑے گا جاں سے جانا ذرا خیال رہے

دھیان دل کی کسی بات پر نہ دینا کبھی
کہ دل تو ہے ہی دیوانہ ذرا خیال رہے

مقابلے میں بھی انسان ہیں سحؔر مری جاں
پڑے نہ خون بہانا ذرا خیال رہے

نادیہ سحرؔ

تمہارا خیال

سوچتی ہوں کہ زندگی کیا ہے؟
جبر اور حبس کی اسیری میں
تم نہ ہوتے تو کیا ہوا ہوتا؟
زندگی کس طرح گزرتی پھر
تم ہی تو ہو جو میرا سب کچھ ہو
زندگانی ہو، دِل کی دھڑکن ہو

دیکھ کر تم کو جی رہی ہوں میں
سانس لیتی ہوں تو محبت میں
بس تمھارا خیال رہتا ہے
زندگی کا یہی اثاثہ ہے
رب سے بس ایک ہی دعا ہے مری
آخری سانس تک یہی رشتہ
تم سے قائم رہے محبت سے
دور ہو کر بھی میری آنکھوں سے
تم مرے آس پاس ہوتے ہو
بس تمھارا خیال سانسوں میں
خاص خوشبو گھلائے رکھتا ہے
میرے سینے میں دل دھڑکتا ہے
بس تمھارا خیال رہتا ہے

نوید ظفر کیانی

نواحِ دل میں ہے دلدل، ذرا خیال رہے
کسی کے خواب ہیں چنچل، ذرا خیال رہے

ہواؤ! یوں بھی شجر کو جھنجھوڑتے نہیں ہیں
نہ ہو پرندوں میں ہلچل، ذرا خیال رہے

ملے گا جا بجا پتھر تجھے بنانے کو
طلسمِ جلوۂ اجمل، ذرا خیال رہے

نگل بھی سکتا ہے تیرے سفر کو رستے میں
کسی وجود کا جنگل، ذرا خیال رہے

ترا دھیان تو ان سے الجھ بھی سکتا ہے
کہ آہٹوں کے ہیں گنجل، ذرا خیال رہے

یوں اُڑنے سے نہیں ملتی ہے منزلِ آفاق
زمیں سے رستہ ہے پیدل، ذرا خیال رہے

ہواؤں میں ہے کوئی مخبری سی پھیلی ہوئی
سلگتا ہے کہیں صندل ذرا خیال رہے

بسیطِ شب میں یہی راستہ دکھائے گی
جلائے رکھنی ہے مشعل، ذرا خیال رہے

دہل اُٹھے نہ فغاؤں سے دِل کا خالی مکاں
بجے نہ زور سے پائل، ذرا خیال رہے

نوید ظفر کیانی

تمہارا خیال

(نظمِ معین)

دفتر
فائل فائل
کمرے کا یہ ٹیبل
اور میں سوزِ ہجر کا مارا
تیرے دھیان کی ہلچل
لے کے گھائل
دفتر

نوید ظفر کیانی

اگر ہے وہ نری بوتل ذرا خیال رہے
سمارٹنیس کا ہے موڈل، ذرا خیال رہے

ہر ایک لیڈرِ قومی پجاری توند کا ہے
نہیں ہے کوئی بھی چرچل ذرا خیال رہے

صحافیوں کا بھی معیار بڑھ چکا کب کا
لفافہ بن گیا بنڈل، ذرا خیال رہے

پکڑ نہ لینا یہ دستِ پریم بھولے سے
نہ چھوڑے گا تمہیں کمبل، ذرا خیال رہے

اب اِس قدر اُسے مجبوری نہ دکھلاؤ
سمجھ نہ لے تمہیں انکل، ذرا خیال رہے

یوں لڑکھڑاتے ہوئے بھی نہ چلنا منزل کو
کہ جیسے ٹوٹی ہو چپل، ذرا خیال رہے

ترقی ہوتی نہیں تیل کی درآمد سے
ہوں آگہی کے بھی بیرل، ذرا خیال رہے

کہیں یوں جذبۂ انسانیت نہ کھو بیٹھو
کہ ڈھونڈ پائے نہ گوگل، ذرا خیال رہے

تجاوزات سے پرہیز لازمی ٹھہرا
کرو نہ بوتھے کو جنگل ذرا خیال رہے

تو پیشِ باس ہے نادان! چاہے ہو کہ نہ ہو
ہلانا فرض ہے پوچھل، ذرا خیال رہے

نہ آپ کھائے نہ کھاتا کسی کو دیکھ سکے
وہ راست باز ہے سڑیل ذرا خیال رہے

محبتوں کو بہت easy مت لیا کیجے
معاملہ ہے crucial ذرا خیال رہے

جو دینے سے نہیں ٹلتے ہیں اوکھلی میں سر
انہیں ڈرائیں کیا موصل، ذرا خیال رہے

مشاعرے میں غزل گا کے ہی سناتے ہیں
سخنوری کی ہے اٹکل، ذرا خیال رہے

ہاشم علی خان ہمدمؔ

نہیں ہے دل پہ مجھے دسترس، خیال رہے
میں کھو چکا ہوں محبت میں بس، خیال رہے

جواز چونکہ، چنانچہ کا، اب نہیں بنتا
نہ ہوگا بیچ میں کچھ پیش و پس، خیال رہے

سراب چھٹنے لگے تو غبار چھانے لگا
درِ مراد سے پہلے ہی دس خیال رہے

یہ واہمہ بھی اٹل ہے، سمجھ کنائے سے
چراغ لے کے رہے گی مگس، خیال رہے

جنوں کی آگ سے پتھر پگھلنے لگتے ہیں
جوان دل کی ہے اپنی ہی چس، خیال رہے

یہ جسم و جاں کا سفر ہے اسیر دنیا میں
اڑا رہا ہے پرندہ قفس، خیال رہے

یہ جسم دیکھنے لائق ہے، اس کو چھونا نہیں
طلسمی عکس نہ ہو جائے مس، خیال رہے

ہم اپنے پیار کی خوشبو بکھیرتے رہیں گے
ہم ایسے پھول نہیں خار و خس، خیال رہے

مرے لہو میں رواں تو ہے زندگی کی طرح
ترے ہی دم سے چلے دل کی نس، خیال رہے

سخن گلاب ہوا ہے، کلام خوشبو ہے
نمو پذیر ہے لہجے کا رس، خیال رہے

مرے خمیر میں شامل نہیں ہے دو نمبری
بلڈ گروپ ہے مرا اے پلس، خیال رہے

یہ جور و جبر کا موسم، یہ حبس کا موسم
بڑھا رہا ہے دلوں میں امس، خیال رہے

یہ راز ہے، کہ محبت ہے زندگی ہمدمؔ
بغیر عشق ہے جینا عبث، خیال رہے

ہاشم علی خان ہمدمؔ

چھیڑی بہار کی سرگم، ذرا خیال رہے
یہی ہے پیار کا موسم، ذرا خیال رہے

مجھے تلاشتی آنکھوں سے دیکھنے والے
کھلا میں خود پہ بھی کم کم ذرا خیال رہے

یہ آئنے کا تماشا کوئی شراب نہیں
بھرم رہیں گے یونہی ہم، ذرا خیال رہے

ترے ہی دھیان میں شام و سحر گزرتے ہیں
میں ایک پل نہیں بے غم، ذرا خیال رہے

سنہرا چاند سویرا ہے، سرخ پھول ہے شام
یہی ہے حسن مجسم ، ذرا خیال رہے

یہ دھڑکنوں کا ترنم ہے زندگی کے لیے
یہ زمزمہ ہے دمادم، ذرا خیال رہے

جمال یار کی چادر سنبھال کر رکھنا
یہی ہے عشق کا پرچم ، ذرا خیال رہے

بدل رہا ہے جدائی میں ضبط کا موسم
گھٹائیں برسیں گی چھم چھم، ذرا خیال رہے

ہماری سانس کا رشتہ بدن سے روح تک ہے
یہ دو دلوں کا ہے سنگم ، ذرا خیال رہے

یہ خواب ناک سا ماحول یوں نہیں رہے گا
چھٹے گا نیند کا عالم ، ذرا خیال رہے

نمو پزیر ہے آنکھوں میں چاند پونم کا
گلوں پہ پڑتی ہے شبنم، ذرا خیال رہے

ترے وجود سے قائم ہے زندگی ہمدمؔ
مرا یہ دم ہے ترا دم ، ذرا خیال رہے

ہر ماہ نئے رنگ
پہلا ہفتہ: طرحی مشاعرہ رنگ
دوسرا ہفتہ: منفرد ردیف رنگ
تیسرا ہفتہ: منفرد قوافی رنگ
چوتھا ہفتہ: پابند ردیف رنگ
ان شاء اللہ